REGISTERED NO. M093

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدؐ | توریتہ بالا تو دیہ انجیل تجیل | گویان صفت دیر تبر محمدؐ

نمبر ۲۰ | مورخہ ۲۲ شہر جمادی الثانی ۱۲۹۰ ہجری روز دوشنبہ | جلد ۲

لا الٰہ الا اللہ | مثنوی موحد | محمدؐ رسول اللہ

بعد حمد خالق بعث رسول — کھلتے تقریر موحد کے ہیں پھول
لکھنؤ سے اک شکوفہ جور کا — یعنی پرچہ پادری سمور کا
نکلے ہے دو مرتبہ ہر ماہ مین — خار کے مانند خفگی راہ مین
نام رکھا شمس ہے اخبار کا — نور پر گرتا ہی شعلہ مار کا
تہمت عیسیٰ کی منادی پر لگا — کرتے ہین توہین فخر انبیا
افترا بہتان و الزام قبیح — سرور عالم پہ دھرتے ہین صریح
اور خصوصاً ہین جو کالے پادری — تازہ نخوت مجھ کے سر مین ہے بھری
سو فیوکیسٹر ہے بے نام و ننگ — جوہر ذاتی کی دکھلاتے ہین رنگ
کرکے تحریف سخن مین بیل مل — دفن پیر کو کہتے ہین چھلیل
اور ان ایسا لیچر خ کہن — ماٹ بکری نیلکا ہلی جوش زن
دین پیغمبر لیتے ہین ہم استوار — ہین دل و جان سے محمد نثار

دافع ظلمت ہی یہان نام خدا — نور منشور محمد مصطفیٰ
سید الکونین ختم المرسلین — آخر الامر بود فخر الاولین
سارے نبیون سے دل اخلاص ہی — بدزبانی شیوہ اجلاف ہی
خود وہ دیکھین گو خرد بینی طاق — چل سکیگا پر نہ ہمراہ براق
مذہب احمد ہی توحید احد — شرک کو تثلیث کو کرتا ہی رد
قال حق ہی قول لا الٰہ الا اللہ — ہا یہ ہتے ہے ہی اللہ الصمد
بچہ بے مثل و مانند و عدیل — طفل بے ہمتا و بے یار و انیس
آدم و حوا کا بے باپ تھے — قدرت خالق سے پیدا تھے
وہ نہ کہلائے کبھی ابن خدا — ابن مریم کیونکہ بیٹا بن گیا
اک خدا کو تین مین کرنا جعل — ہی سراسر شرک و نامہی کی بھول
خوف خالق سے ڈر و ای مشرکو — اک خدا کو تین سے برات کرو

صاحب جہنم واصل ہے اور اسکا کرامہ الوہیت نہیں ہوسکتی
اور کہانی روح بدن کے ساتھ جہنم میں کتنی تو یہ جانی
بات ہے کیونکہ بے جان روح کے جسم کو کچھ اذیت نہیں
پہونچ سکتی کہ مسیح کے تین جسم تھے ایک انسانی جسم
جو عالم ناسوت کا ہے دوم روحانی سوم الوہی اور
یہی تین جسم خدا کے ہونی چاہئے اور اسیطرح تینون
جسم روح القدس میں ہونی لازم ہیں تب وحدت
فی التثلیث اور تثلیث فی الوحدت کہنا آسان ہو
جائیگا لاحول ولا کیا الوہیت کے لئے جہنم بھی اذیت
پہونچا سکتا ہی اگر پہونچا سکتا ہے تو خدا کا بیٹا کفارہ
ہوا ہوگا اور جسم انسانی کفارہ ہوا ہوگا جب انسان
کا کفارہ ہوا تو وہ نہ ابن اللہ ہوا اور نہ خدا ہوا اب
بھی اگر کچھ کسر رہگئی ہو تو رفع ہوجائیگی فقط
باقی آیندہ -

راقم شمشاد علی عرف ملا شاہ طالب العلم جالندہری -

اصلاح عیسائی مذہب

پوشیدہ نہ ہو کہ کلیسای مسیح مین اسقدر شرک و بدعت
کا دور دورہ ہے کہ جسکے بیان کو عمر نوح کی درکار
ہے کوئی پادری اسوقت ٹھیک نہیں بتلا
سکتا کہ عیسائی مذہب اپنی خصوصیت سے کیونکر
تغیر و تبدل ہوگیا اور اُسکے اصول میں کیوں خرابی
واقع ہوگئی کیا اوسوقت کے فقہ فلک کے پاس انجیل
نہیں تھی کیا پوپ کے زمانہ میں لوگ عالم و فاضل

نہیں تھے صاحب وہ فاضل تھے مگر سب سے
بڑھکر ہر ایک اہل مذہب تھا اور ہر ایک مذہب میں
نہ ایک پیشوا ہوا کرتا ہی لیکن ہاں وہ ہر ایک
عیسائی مذہب کی عجب فضیلت اور صداقت ہے کہ
ہمیشہ اصلاح کا محتاج ہے اور انجیل کی تعلیم ایسی
مذہب ہے کہ جسے سنکر جاہل آدمی بھی ہشیار ہے
عالم و فاضل کا تو کیا ذکر ہے چنانچہ ہم اس وقت اپنے
دعوے کی شہادت کے لئے علمائے مسیحی کا اقوال
المختصر قلمبند کرتے ہیں اور اپنے دلیل کو تقویت دیتے
ہیں کہ اگر عیسائی مذہب کے اصول مضبوط اور خدا
پرستی پر مبنی اور دلالت کرتے تو ایسے ایسے عالم و فاضل
انجیلی خدا کو چھوڑکر مورتون اور صورتون کی کیوں
پرستش کرتے اور پوپ کا مذہب کسواسطے قبول کرتے
اور پھر یہ مذہب بھی کیوں تغیر و تبدل ہوجاتا اور
کروڑہا مخلوق اصلاح کے معاملہ مین کس لئے ہلاک
ہوتے اور بالفعل وہی بدعت اور نفاق اور شرک
کیون چلا آتا - جب علمائے نصارا نے دیکھا کہ انجیل
میں تو عجب گل کھل رہا ہے اس لئے اونہون نے نجات
کو چاندی سونے کے عوض بیچنا اختیار کیا کیونکہ جس گھر
میں تاریکی ہوتی ہے وہان جیسا جسکا جی چاہا کیا کرتے
ہیں خیر قطع نظر اسکے اب علمای مسیحی کا اقوال سنئے -
تواریخ روم سے واضح ہوا کہ ۹ صدی مین کلاڈیر
نامی بشپ تیورس کا تھا اور ۱۲ صدی میں پیٹر نامی

ہستہ وہ اپنے کو تہا لہ وہ سچے خدا کو نہ تہا لہ
ہو تہا لہ ان کے کون سے روح اور سچی عبادت کرنے
مین بڑی کوشش کی مگر یہ عبادت ظاہر و کبھی کبھی
بت پرستی مین بھی پہنس جاتی اور ایک فرقہ مکلاباسے
انگریزی مین مسٹک کہتے ہین یہ لوگ پوشیدہ
خدا کی عبادت مین مشغول رہتے اور اپنے دل کی پاکیزگی پر
نیک اعمال پر موقوف رکہتے تہے اور یہ لوگ ہر ایک زمانہ
مین جو کلیسائی مسیح سے بدعت اور شرک ظہور مین آتا
رہا ہے گواہی دیتے ہین اور انہون نے کوشش کی کہ خلقت
خدا کی سچائی کی مائل ہو مگر کلیسائی مسیح کا وہی حال اتبر
رہا۔ والڈنسی یہ وہ فرقہ تہا جو پندرہ سو برس پہلے والڈون
مین بستے تہے اور انکا یہ ایمان تہا کہ ہمارے نجات
صرف خدا کی فضل پر موقوف ہے۔ انمین ایک شخص
والڈو نامی تہا کہ جسنے ۱۱۷۰ء مین اپنے تمام ملکیت
فروخت کرکے غربا اور مسکینون کو تقسیم کر دے اور
اپنے مریدون کو بہی یہی تعلیم دئے کہ جو کچہ پاؤ خدا کے
نام غربا کو کہلاؤ۔ وکلف ۱۳۶۰ء مین انگلستان
مین ہوا اوسکا مقولہ ہے کہ پوپ شریر ہے اور اوسکا کلام
بالکل قبول کرنا نچاہیے مگر انکی غلطی مورخ نے یہ
ثابت کی کہ اسنے سب چیز کا موجد پوپ کو سمجہا اور
یہ نہ سمجہا کہ سب خرابیون کی جڑ برگشتہ ہو جانا مسلہ سے
ہوتا ہے۔ جان ہس یہ شخص مصلح عیسائی مذہب کا
ہے ۱۴ صدی کے اندر۔ ملک بہیمیا مین اسنے وعظ

ہو یا وہ یون کی بدچلنی سے عوام الناس کے
دل کمزور ہو گئے اور وہ کیتھلک مذہب کی مخالفت
کرنے سے کچہ ڈر نہ کرتے آخر کار یہ شخص گرفتار کیا گیا
جلایا گیا۔ فقل ہی کر سوئٹزرلینڈ کے ہسندہ وب حکم
جس منڈ حاکم وقت کے قید خانہ مین ڈالا گیا تو اوسنے
ایک خواب دیکہا کہ مسیح کی سورتین ہاتہ سے اپنے گرجے
مین لگا رہے ہین تیس پوپ اون سب کو مٹا دیا ہے اس
خواب سے وہ نہایت ملول ہوا۔ لیکن دوسری رات کو
پھر خواب دیکہا کہ بہت سے مصور اون صورتون کو رنگ
سے جلا کر رہے ہین اور اونکی ارد گرد بڑا ہجوم دکہائی دیا
اس خواب سے وہ بڑا خوش ہوا۔ اور اسکی تعبیر اوسنے اپنی
ایک دوست کے آگے بیان کئے اوسنے کہا کہ آپ ان خیالون
کے پیچہے مین نہ پڑین اور نہ انکو درپے ہوین کچہ اپنی
رہائی کا بندوبست کرین کیونکہ کل آپکو عدالت کے روبرو
پیش ہونا ہے وہ بولا بھائی کچہ خوابی نہین ہوں اب
پوپ اون تصویرون کو ہرگز نہ مٹا سکے گا۔ اینلم لشپ
کنفریرے اسنے عیسائی مذہب کی تعریف میں ایک کتاب
تصنیف کی ہے برنانڈ آرنلڈی کرشو فریہ شخص
پوپ کے تعلیم کے برخلاف چلنے والے ہین۔ مارٹن یہ شخص فقیر
تہا اسنے اپنا عقائد نامہ لکہا اور اوسے ایک لکڑی کے
بکس مین مقفل کرکے ایک دیوار کے سوراخ مین اوسے
بند کر دیا چنانچہ ۱۵۱۷ء مین جبوہ مکان پس پا ہوا تو
سماروں کے ہاتہ مین وہ بکس آیا۔ تامس کنکتی یہ شخص

منشور محمدی

بس نیکر تہا اسے ملک خلا میں پیدا ہوا ہے وہ کا
بھائی اور قریبان کا ذکر کیا اور لوگوں نے فرمایا
وہ اگر سنا کر سکتا ہے تو میں یہ سلام صاحب کے
صاحب آگے میں بلایا گیا۔ اینڈرو بشپ کرین کا
یہ شخص کس بات کا شاکی ہے کہ وہ میں بیمار
ہو کر گیا تھا اور وہاں جاکر اس نے پوپ کی
دیکھی تو متعجب ہوا اور ماسکو پوپ کی معصومیت پر
سخت گزرا اور نہایت سادگی سے پوپ کے معتقد کردار
کیا کہ یا حضرت یہ کیا ہو رہا ہے آخر الامر پوپ کے حکم
وہ مارا گیا جیل کے حوالہ کیا گیا اور نہایت تنگ ہو
ہلاک ہوا جان وشرلیس یہ ایک وہ دلیر آدمی
تو دیکھا سننے والا ہے اوسوقت کی کلیسا دیکھ
کا یہ حال دیکھکر اسنے کہا کہ اگر اسوقت ہمارا مذہب
اس مذہب میں شریک ہوتا تو ہم اسید ہم کا
کلاکاٹ دینا مناسب سمجھتے ہیں کیونکہ وہ ہزارون
خرابیون سے محفوظ رہتا۔ جان لیسر کا بیان
ہے کہ تمام احکام پوپ اور ماسکی بشپون کے کہاس
پیوس کے مانند ہیں اور کلیسائے مسیح کے امام اور
مجتہد اور پادری پیٹر یاکی مانند ہیں کہ جنہون نے
مسیح کے گلہ کو اپنا نثار سمجھا اور خوب طرح سے
پر چھاڑ کیا ہے۔ جان ولیسیا متوطن ادرنہ
کہتا ہے کہ ہمارا مذہب یہ ہے کہ خدا کے کلام کے سوا اور کوئی
پوپ اور پادری ہمیں معتقد میں ڈالا جاہے تو

ہے اور یہ ہمارا مذہب ہے اور ہم اسی پر قائم ہیں
اور ہمارا مذہب صحیح ہے اور ہم اسی پر قائم ہیں
اور ہمارا مذہب صحیح ہے اور ہم اسی پر قائم ہیں

استفتا بطلان اصول مذہب عیسوی

یہ ایک مختصر رسالہ دو سرکا ہوا مصنف اسکے باشندہ اول
محمد کمن الدین صاحب سلمہ اللہ رحیم ہیں اسمیں یہ بتایا ہوا ہے کہ
مذہب عیسوی کے اصول پر عقلاً و نقلاً باطل ہیں جو اسمیں
ہوا ہے سب عیسائی کتب سے مستند دیکھی ہے۔ اور وہ بہت
نہایت فصیح و بلیغ ہے۔ مطبع پنجابی لاہور میں چھپا ہوا ہے
قیمت فی جلد ایک آنہ ۶ پائی ہے اور یکصد سے زیادہ لینے
کسیقدر تخفیف بھی ہوگی۔ منشور محمدی یہ رسالہ
ترجمہ جناب امام اہل فن مناظرہ و ہلکتاب مولوی مرزا
محمد صاحب سلمہ اللہ رفیق عالمند ہر ہمارے ملاحظہ سے بھی
واقعی یہ رسالہ قابل دید ہے۔ ہماری رائے میں اس رسالہ
کا رکھنا ہر مسلمان کے لئے ضروریات سے ہے۔ کیونکہ مسلمان
اچھی طرح مذہب عیسوی کی ہیچ کنی کی گئی ہے جسنے ایسا
رکھا وہ ہر ایک پادری کا اور گورنمنٹ کو دیکھ وہی باتین الزام
دے سکتا ہے۔ غلط۔

بامراج پریس واقع معسکر بنگلور میں اہتمام سے منشی محمد قاسم نمکے چھپا

دعوت تثلیث مین لکھا ہی گیا
ماصل دنیا کو وہ سمجھے ہین دین
مرغ دنان و سیم و زر ہی مزہ
عیش دنیا ہی مگر خواب خیال
چاہتے ہو گر نجات آخروی
چھوڑو ہٹ دھرمی مسیحی بھائیو

دین فقط وہ ہے کہ پیغمبری تھا
دین حق ہے انکو پیروی ضرور
سر بسر فنی ہو رہی ہے تنزلی پر
ساتھ جائیگا نہ مال و منال
اے کہ کرو تم پیروی
بحث ناحق متکرو کلمہ پڑھو

مراسلہ

بخدمت فتی محمد قاسم صاحب مہتمم اخبار منشور محمدی

پرچہ شمس الاخبار لکھنؤ نمبری ۹ میری نظر سے گذرا۔ کسی صاحب مذلق نے (جو اپنا نام نعمانی رکھتے ہین) میری رسالہ تعلیقات پر اعتراض لکھے ہین۔ ابھی لونگا پہلا نمبر ہے۔ مینے قصد کیا ہے کہ انکی اعتراضات پوری ہونے کے بعد مفصل جواب لکھونگا۔ فی الحال سرسری طور پر چند باتین عرض کرتا ہون۔

اولاً۔ تعلیقات کے سرورق پر مینے صاف لکھدیا تھا کہ اس کتاب مین منجملہ اور مضمونون کے جناب پیغمبر کے محاسن اخلاق پر مخالفون کی شہادت بھی ہے اور پھر تمہید مین سے اسی باب پر اشارہ کیا ہے۔ مگر معترض صاحب نے صرف اپنے دل سے یہ بات بنالی کہ گویا مینے اس بات کا دعوی کیا کہ وہ علماے فرنگ و مورخین جنکے اقوال نقل ہوے ہین جناب پیغمبر کی نبوت کے قایل ہین۔ ایسی بات معترض کی مصنوعی ہے۔ یہ لوگ نہ مسلمان ہین نہ منکر رسالت

جناب پیغمبر ہین اور اسی وجہ سے انکی شہادت بہ پیغمبر کے محاسن اخلاق کی نسبت نقل کرنیکا اختیار موقع بھی تھا۔ نہ اگر یہ لوگ مذہب اسلام کو حق اور پیغمبر کو نبی صادق مانتے (جیسا کہ معترض صاحب نے میری نسبت غلط فہمی کی ہے) تو انکی شہادت کو استدلال ہو سکتا بلکہ اون لوگون کے مسلمان اور قایل نبوت ہونیکی صورت مین انکی شہادت جیسی ہونی چاہیے تھی ویسی ہوتی۔ بالجملہ ہمارا استدلال یہی تھا کہ یہ لوگ مخالفت مین احد مخالف ہو کر جناب پیغمبر کے محاسن اخلاق کی شہادت دیتے ہین۔ اور یہ بات مسلمانون کے بہت مفید ہے۔ ان الفضل ما شہدت بہ الاعداء۔ پس معترض کا یہ فرمانا۔ بھلا اس خلاف بیانی کا کچھ ٹھکانا ہے کہ صاحبان موصوف محمد صاحب کی نبوت کے قایل ہین۔ بالکل جھوٹ اور اک دل سے بنائی ہوی بات ہے۔

دوم معترض صاحب نے اک اور بھی غیر حق اور جھوٹ بات یہ لکھی کہ۔ ہندوستان کے اندر فاضلان ہنود کے کتابین تو عام ہین اور اکثر متفق و مختلف انکو بار بار دیکھ چکے ہین اور ہمارے پاس موجود ہین مگر اقتباسات مذکور کا کہین بھی پتہ و نشان نہین ہے مینے اسی احتیاط کے خیال سے کہ مبادا ہمارے مخالف بظاہر ان مضمونون سے انکار کر جاوین ان کتابون کا حوالہ بہت صاف صاف لکھدیا تھا۔ یہ کتابین

شبہہ اور نامعتبر کتابون سے سند نہین لی مگر ان
اقتباسات کے وجود سے انکار کرنا بڑی جسارت
و دشمنی ہے - دیکھو ولیم میور صاحب کے
رسالہ کا صفحہ اور سنہ طبع اوڈورڈ گبن صاحب کے
تاریخ کے جلد اور باب کا نشان باری راڈول صاحب
کے قرآن کا صفحہ اور سنہ طبع - ابراہام
سیل کے کتاب کے جلد اور سنہ طبع جیمرس صاحب کے
مجمع العلوم کے جلد اور ڈاکٹر اسپرنگر صاحب کے تاریخ کا
صفحہ اور انربیل ولیم میور صاحب کے تاریخ کے جلد
اور باب جہنز کا سال اور لندن کے ری ویو کے
جلد صفحہ اور سنہ حسب مفصل لکھدیا ہے - پس اس
وضاحت پر بھی انکار کرنا بدیہی بات کا انکار کرنا اور
بڑے درجے کے ناحق کوشی ہے سوم پھر معترض
صاحب اک اور حیرت مین پڑی چنانچہ لکھتے ہین کہ -
اقتباسات مذکورہ کے اندر نبوت کے تصدیق
کا حال کہین بھی نہین - پر ہم پوچھتے ہین کہ سٹیل
پرنٹیل پیج کے دعوے سے اور انتخابات مسطورہ سے کیا
تعلق ہے - افسوس ہماری معترض کے خلاف بیانی
پرنٹیل پیج یعنے سرورق کا دعوی بھی تھا - انکو
محاسن اخلاق کو نسبت مخالفون کی شہادت
چنانچہ یہ بات اور ان مسیحی فاضلون اور فرنگ و
انگلستان کے عالمون اور مورخون سے اچھی

طرح ثابت ہوتی ہے اور ہمارے صاحب شاید جانتے
ڈاکٹر اسپرنگر اور ولیم میور صاحب کے اقوال اور ان
کا رسیل اوڈوارڈ گبن ابراہام پلیس اور ہوپرس کے
عبارتین جو نقل ہوے ہین ہماری اس دعوے
کو اچھی طرح ثابت کرتے ہین - چہارم رہا یہ امر
کی تاریخ اور تحقیق اک ایسی بات ہی کہ قدیم سے مفتون
اور محدثون مین یہ دستور چلا آتا ہی اور بغیر کسی
روایت کے تنقید کے کوئی محدث یا مجتہد آگے قدم
بھی نہین چل سکتا اور شروع سے جب سے حدیثون کے
جمع و تدوین ہونے لگی اس قسم کے تحقیق اور راویون
کے حال کے تفتیش کا قاعدہ مقرر رہا مگر ہمارے معترض
صاحب اسکو نیا ڈھنگ بتلاتے ہین کیونکہ وہ واقف
نہین چنانچہ لکھتے ہین آج کل کے اہل اسلام نے جنکو
نئی زمانہ کی روشنی پہونچی ہے ایک نیا ڈھنگ کا لاے
اور وہ یہہ ہی کہ وہی خود بہ نفس نفیس جن کتابون سے
اپنی مفید مطلب سند لیتے ہین اگر اون کتابون سے
کوئی اور سند لی تو ماخذ ہی کو غلط بتلاتے ہین فقط
مگر اسمین معترض سے اتنی اور بھی غفلت ہوگئی کہ
مجموع کتاب پر گفتگو کی حالانکہ حدیث کے کتابون
خصوصا سیرت کے کتابین جنپر بحث ہوی ہے اک
مجموعہ ہین بہت سے روایات کا اور اسی سے ہمنے
تعلیقات کے ۳ دفعہ مین لکھا تھا - اس تاریخ کے
مولف کو نقل اخبار و حکایات مین بالتخصیص ان

روایات کی نسبت ہو اسکی منشا، حسن اور موید واقع ہو
ویسے ہر اک روایت کے اسناد پر بالاتفراد نظر کرنے
چاہیے تھی اور انہین کتب رجال کے موافق رواۃ کے
جرح و تعدیل اور راویوں کی طبقات و انتقال وغیرہ
ضوابط فن درایۃ کے طور پر گفتگو کرنا اور اخبار کے
تواتر یا کثرت اور شہرت اور وحدت پر خیال رکھنا
ضرور تھا۔ کیونکہ نہ تو ہر اک روایت ایک ہی سلسلہ
اسناد سے مروی ہے اور نہ ہر اک راوی معدل
و مزکی ہے اور بلافادہ علم اور حصول یقین اور قطعیت
واقع ہین سب خبرین علی السویہ مفید و موید ہین الخ
پس جب روایتون پر فرداً فرداً نظر ہوتی ہے تو
معترض صاحب کو اس شکایت کی گنجایش نہین
ہوسکتی کیونکہ سیرت کی ایک ہی کتاب مین سب
قسم کی روایتین خصوصاً ایسے ہی جو راوی کے
وہم یا غلط فہمی سے محض جھوٹ ہون ہوتے
ہین پس اگر بعضے نامعقول روایتون کو جنہین
ہمارے مخالف سند گردانتے ہین غلط ٹہراوین
تو کیا شکایت ہی۔ باقی روایات پر اسکا کیا اثر
ہوگیا ہر اک روایت اپنی اپنی سلسلہ کے پابند ہی
پھر معترض صاحب لکھتے ہین کہ۔ مولف صاحب
اپنی تالیف کے صفحہ ۴ کو اللہ فرماتے ہین کہ قرآن
کے مانند غالباً جہان مین کوئی ایسی کتاب ہوگی
جو بیس برس تک ایسی خاص رہی ہو۔

مگر افسوس ہے کہ اس معترض کو یہ بیان دھوکا ہوا
یہ قول خلیفات کے مولف کا نہین ہے بلکہ انہین
ولیم میور صاحب کی عبارت ہی جو انہون نے
تحقیق اور حق شناسی کے نظر سے قرآن کے تواتر
اور غیر محرف ہونے کی نسبت شہادت دی ہے۔

ششم افسوس کہ ہمارے معترض ہنوز لغزا
اور خلاف حق باتین لکھنے سے سیر نہین ہوے اور
عوام کو دھوکا دینے کے لئے اک بڑی دغابازی یہ
کی کہ جناب سلطان العلماء کے نسبت اک تہمت نالائق
لگائی اور افترا کرکے ایسا لکھا کہ حضرت سید محمد
صاحب مرحوم مجتہد امامیہ مذہب لکھنو اور شیعہ
مذہب کے مستند علماء کہتے ہین کہ اسمین لاریب
کمی بیشی واقع ہوی الخ اسمین جو معترض نے جسارت
کرکے افترا کیا ہے وہ بیشی کا لفظ نہین کہ ہرگز جناب
سلطان العلماء کے تحریر مین نہین ہے اسکی ثبوت
مین زیادہ اہتمام کی حاجت نہین ہے وہی عبارت
جو معترض نے نقل کی ہے اسکی جھوٹ اور تہمت ہونے
کے واسطے کافی ہے چنانچہ معترض اپنے اس جھوٹے
دعوے کا ثبوت یون پیش کرتے ہین قال دیکھو
رسالہ استفتا مطبوعہ ۱۲۷۳ ہجری کا نوان صفحہ
جسمین لکھا ہے کہ فی الجملہ روایات و احادیث شیعہ
وسنی سے قرآن کا نقصان ہونے ثابت ہے الخ۔
پس اہل انصاف ملاحظہ کرین کہ معترض کے خلاف

یانی اور افترا پردازی کا کچھ ٹھکانا ہو۔ اس عبارت
مین بیش کی لفظ کا کہین پتہ بھی نہین ہے۔ اگر ہم
تسلیم کرلین کہ بفرض محال قران مین کسی وجہ سے
کمی ہوئی تو بھی اس کہنے سے باقی ماندہ کا اعتبار نہین
جاسکتا اور باقی کے صحت نسبت مین خلل نہین آسکتا
ایسا سمجھنا معترض کے عقل کی کمی ہے۔ مگر یہ بات کہ
روایات سے قرآن کا نقصان یعنے کمی ثابت ہو معترض کو
کرداب حیرت مین نہ ڈالی۔ روایتون کا کسی بات کو ثابت
کرنا اور بات ہی اور خود اُن روایتوں کا ثابت ہونا
اور بات ہے۔ پس صرف ان روایتوں کا موجود
اور مروی ہونا کافی نہین ہے جب تک کہ خود انکی اصلیت
اور صحت ثابت نہو دلالت کا اعتبار تو ثبوت کے بعد
ہوتا ہو۔ اور سب عالموں کا شیعہ ہوں یا سنی یہ قاعدہ
مقرر ہے کہ روایات احاد قابل اعتبار نہین ہوتین اور
جن روایتون سے نقصان نکلتا ہے وہ احاد ہین
اور ایسے روایتوں کو سلطان العلما بلکہ جد علما،
یقین نہین کرتے پس وہ عبارت معترض کے
مفید نہین ہوسکتی۔ علاوہ ازین ابن بابویہ قمی شریف
مرتضی محمد بن حسین جرعاملی شیخ امین الاسلام طبرسی
ملا حسن کاشی فاضل محقق مرزا محمد دہلوی سید محسن
بغدادی اور جناب ممتاز العلما سید تقی صاحب
وغیرہ کمی کے بالکل منکر ہین۔ پس یہ مسئلہ اختلافی
و ظنی ہے لہذا متواتر قطعی قران مین خلل انداز نہین

ہوسکتا۔ اور یہ بات معلوم ہے کہ شیعہ اور سنی مین
قرآن کے باب مین جیسا کہ مسایل الہیات اور نبوت
مین الزامی اعتراض ہوتے ہین نہ کہ اعتقاد کے طور پر
کسی طرح وہ قول ہمارے خلاف نہین ہے فقط۔
۱۲ مجاور رضائی شفا القسم چراغ علی۔

جواب الجواب

اخبار منشور محمدی مین ایک مضمون دربارہ رد کفارہ
وخاتم النبیین وابن اللہ فقیر کی جانب سے طبع ہوا
تھا ان دنون اخبار نور افشان مطبوعہ ۲۴ جلائی
سنہ ۷۳ء مین نام مضمون دربارہ ابن اللہ و کفارہ
میری مضمون کے جواب مین چھاپا گیا ہے اور معترض صاحب
نے تتی کے آڑ مین شکار کھیلا ہی اور میری نسبت نا خفتہ
علم منطق و مناظرہ کی کلمہ نامزد فرمایا ہے اور جگت
بازون کی طرح چھوڑا کہین جا پڑا کہین ایسے ایسے رمز
آمیز اور استہزا کیا ہی یہہ اونکی تہذیب اور دینداری کا
نشان ہے مگر افسوس ہزار افسوس کہ انکی تحریر سے
علم مناظرہ و علم منطق کی بو باس نام کو بھی نہین
پائی جاتی ہے اور ابہام بغیر توضیح معلوم ہوتا ہے اور
اپنی مونہہ سے آپ ہی میان مٹھو صاحب پایا جاتا ہی
اور دعوی کی ثبوت کے لئے آیات انجیل پیش ہوتی
ہیں وہ نہیں جانتے کہ اسے ابن اللہ کی دعوی کے
بدلے یہودیون نے جناب مسیح کو کانٹون کا تاج پہنا کر اور مونہہ
پر تھوک کر اور طمانچہ مار کر بہزار خواری صلیب دیا۔

الغرض اب ہمین اوانکے جواب کا جواب لکھنا
ہون اغلب ہی کہ وہ اپنی غلطی کی نہایت ذلت آمیز
مصنف ہون کے اور ہمین عقلاً و نقلاً انکا رد ثابت کرنے کے
دکھلاتا ہون کہ مسیح مصلوب نہ ابن اللہ ہے نہ کفارہ
نہ خاتم النبیین ہے اور جو انکو برخلاف اوسکو سمجھتے ہین
وہ انجیل اور تورریت کی مضامین سے بالکل بے بہرہ
ہین اور مناحق انکی باتون پر نہ وروشور کر رہے ہین
اور اخبار کے صفحون کو سیاہ کرتے ہین۔

قولہ ہم یسوع کو جسمانی طور پر خدا کا بیٹا نہین
کہتے جیسا کہ اوانکا خیال ہے بلکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ
خدا جو روح ہے اور بیٹے سے پاک ہے اور جو شخص
جسمانی طور پر اوسکو خدا کا بیٹا قرار دیتا ہے وہ گنہگار
اور کافر جہنمی ہے **اقول** اللہ رے معترض کی
سمجھ اور ہزار آفرین اوسکے فہم اور عقل کے رسائی پر
جو روحانی طور سے عیسیٰ کو خدا کا بیٹا سمجھتے ہین۔
اب مین یہ پوچھتا ہون کہ بھلا صاحب روحانی خدا کا
بیٹا اوسکو ملنا اور انسانی کسکا بیٹا مانتے ہو کیونکہ
بقول تمہارے اوسکے دو جسم روحانی اور جسمانی
مقرر ہوئی آیا اوسمین جو روح تھی وہی خدا کا بیٹا ہے
یا غیر اوسکے بطور سایہ کے اوسکے محافظ رہتی تھے
کیونکہ خدا غیر محدود ہے اوسکا بیٹا بھی ویسا ہی غیر
محدود ہونا چاہئے وہ یعنے باپ ازلی و ابدی ہے
پس بیٹا بھی ازلی و ابدی ہونا چاہئے اور وہ یعنے
باپ ابھی وہ بیٹا دونون صفت سے مبرا ہے اور ہونا
چاہئے ہمین بھی یہی صفات ہونی چاہئے اور اوسکا کہنا
نہین ہے اللہ نے کسی کو طاقت دی ہے کہ اوسے خدا کا بیٹا
اور نہ وہ خودکشی کر سکتا ہے لیکن تعجب یہ ہے کہ
معترض نے بھی جسمانی مین مسیح کو بطور اوتار روحانی
بیٹا کہا ہے جو برخلاف عقل اور نقل کے ہے اور تعجب
ہے کہ فرشتے اور آدم اور خدا پرستون کی نسبت بھی
خدا کے بیٹے ہونے معترض خود ثابت کرتا ہے اوسمین
ہے کہ مسیح کی نسبت جسمانی طور پر خدا کا بیٹا قرار دینا
معترض صاحب گنہگار اور کافر جہنمی بتلاتے ہین اور
آپ فرشتون اور آدم اور خدا پرستون کو جو مخلوق خدا
خدا کے بیٹے بیبل کی رو سے ثابت کرتے ہین ع ایں
عقل و دانش بباید گریست۔ **قولہ** واضح ہو کہ انجیل
متعدد مین یسوع مسیح کو ابن اللہ کہنے کی دو سبب بیان
ہوی ہین لوکا۔ پہلا باب۔ ۳۵۔ آیت۔ فرشتہ
نے جواب مین اوسسے یعنی مریم کو کہا کہ روح القدس تجھ
اوتریگی اور خدا تعالیٰ کی قدرت کا سایہ تجھ پر ہوگا
اس سبب سے وہ پاک لڑکا خدا کا بیٹا کہلائیگا۔
اقول واہ صاحب آپنے ثبوت ابن اللہ کی لئے
پہلا سبب بہت خوب بیان فرمایا اب آپ کی قول سے
ثابت ہوتا ہے کہ جہان روح القدس اپنا سایہ ڈالے
اور خدا کے قدرت کا سایہ پڑے وہ ابن اللہ کہلائیگا
اب مین پوچھتا ہون کہ حضرت آدم علیہ السلام مخفر

کی قدرت سے بدون باپ کے پیدا ہوئے
یعنی روح القدس کی سایہ کرنیوالی قدرت سے پیدا ہوا اور تورات
اور انجیل مین ابن اللہ کہلاتے ہین اور جو پہلے سب کو
اور سے سزاوار بیٹے کے لقب کے تھے محروم رہے اور
یہ وہی جو فرشتے نے کہا تھا کہ اپنی ماں کے
پیٹ ہی سے روح القدس سے بھر جاویگا تو قا۔
پہلا باب ۱۵ آیت۔ پس وہ بھی بیمانی ورحمانی
آدم کے طرح خدا کا بیٹا کہلایا اور اب اپکا پہلے سب
کو انجیل سے حوالہ دینا اوس قاضی کی حکایت
کو یاد دلاتا ہی کہ جسکا مرچھوتا اور داڑھی بڑی تھی
کیونکہ ہوسکتے کتاب مین لکھا دیکھا تھا کہ جسکی
داڑھی بڑی اور سر مچھوتا ہو وہ احمق ہی سزاوسنے
اپنی دل مین سوچا کہ ہی الحقیقت میرا سر مچھوتا ہے
اور داڑھی بڑی ہے سر کے بڑے کرنے سے مجبور
ہون مگر داڑھی چھوٹی کرسکتا ہون ہرچند مقراض
تلاش کئے نپائی ناچار داڑھی کو مشت مین لیکر
چراغ کے آگے کیا گرمی آتش سے ہاتھ جو جلنے لگا
داڑھی کو ہاتھ سے چھوڑدیا وہ صفاچٹ ہوگئی اپنی
اس حرکت سے بس منفعل ہوا اور کہا جو کتاب مین
لکھا ہے سو سچ تھا کیونکر جی آپکتاب کا لکھا سچ سمجھتے
ہو یا اپنی عقل بھی کچھ رکھتے ہو۔ خدا کی قدرت سے
حضرت الیاس نبی آسمان پر چڑھ گئے وہ ابن اللہ نہ

نمبر ۲ جلد ۲ ۷ نور افشاں

کہلائے اور خدا کی قدرت سے حوا آدم کی پسلی سے
پیدا ہوئے وہ خدا کی بیٹی نہ کہلائی اور حضرت علی
علیہ السلام نے اگ کا شعلہ مشاہدہ کیا بار دوست
خدا کی قدرت سے جلتا نہین ہے اور اون پر خدا
کی قدرت کا سایہ پڑتا رہا اور اونکی ہاتھ صاف رہا
بنظار ہا باین ہمہ وہ خدا کا بیٹا نہ کہلایا قولہ
دوسری وجہ یسوع مسیح کو ابن اللہ کہنے کی یوحنا
کی انجیل مین درج ہے دیکھو۔ پہلا باب ۱۴ آیت
اور کلام مجسم ہوا اور وہ فضل اور راستی سے
بھرپور ہوکے ہمارے درمیان رہا اور ہمنے اوسکا
ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال ہے
اس آیت کا بیان یون ہے کہ کلمۃ اللہ جو ابتدا
مین تھا اور خدا کے ساتھ تھا اور خدا تھا یعنے ابن اللہ
جو ذات الوہیت کا دوسرا شخص ہی مجسم ہوا اپنے
جسم اختیار کرکے یسوع مسیح مین رہا اور اوسکا جلال
اوسمین ایسا ظاہر ہوا جیسا باپ کے اکلوتے کا
جلال اس سبب سے خداوند یسوع مسیح ابن اللہ
کہلایا یعنے ابن اللہ اسمین مجسم ہوکے رہا اور نجات
کے کام کو پورا کیا اسواسطے وہ خدا کا بیٹا کہلایا۔
اور یہی خاص سبب ہی کہ جسواسطے خداوند یسوع مسیح
خدا کا اکلوتا بیٹا کہلایا کیونکہ اوسکے انبیاء اور
کے مانند نہین تھی اور نہ فرشتے اور نہ آدم اور نہ

خدا کے بندے اس سبب سے خدا کے بیٹے کہلائے یہ
خاص سبب ابنیت کا صرف خداوند یسوع مسیح مین
موجود تھا اور وہی اکیلا انسان جسمین الوہیت
مجسم ہوی یعنی ابن اللہ جو ابتدا مین تھا خدا کے
ساتھ تھا خدا تھا اکیلا وہ جسمین رہا۔ اسواسطے خداوند
مسیح خدا کا اکلوتا بیٹا کہلایا ہے انتہی اقول
سبحان اللہ کیا معترض صاحب کی دانائی ہے کہ
کلمہ کلام کے معنی سے واقفیت نہین رکھتی اور ناحق
انجیل شریف کی آیتون کو اپنی عقل کی رو سے الٹ
پلٹ کر کے ایک نئی تفسیر سے بیان کرتے ہین جنکی
ایک فقرہ پر ہزارہا اعتراض عاید ہو سکتے ہین مگر
مین مشتے نمونہ خروار لکھتا ہون۔ واضح ہو کہ بہت
جگہ بیبل مین خدا کے کلام سے یہ پیدا ہوا آیا ہی
نہ اوسے یہ مراد نکلتی ہے کہ خدا مجسم ہوا بلکہ یہہ
صاف معلوم ہوتا ہے خدا کی کلام یعنے خدا کی حکم سے
یہ کام ہوا مثلاً زبور ۳۳ باب ۶۔ آیت خداوند
کی کلام سے آسمان بنی اور انکے سارے لشکر اوسکی
مونہہ کے دم سے۔ کیا اس جگہہ بقول معترض صاحب
یہ سمجھا جاویگا کہ کلام مجسم ہو کر آسمان بن گئے
یعنے خدا آسمان بن گیا اور آسمانون کا اوس نے جنم لیا
لوقا ۳ باب ۲۔ آیت خدا کی کلام جنگل مین زکریا کے
بیٹے یوحنا پر اوتری۔ تواریخ کی پہلی کتاب ۱۷ باب
۱۳۔ آیت اور اسی رات ایسا ہوا کہ خدا کا کلام ناتن

کو پہونچا اور بولا۔ اعمال ۱۳ باب ۱۳۔ آیت تو
خدا کا کلام دلیری سے سنانے لگی۔ اعمال ۱۲ باب
۲۴۔ آیت پر خدا کا کلام بڑہا اور پھیلا۔ زبور ۳۳
باب ۵۔ آیت۔ وے (یعنی آسمان اور پانی لوگ)
اوسکے حضور سے اور چاند اور ستارے خداوند کی ستایش
کرین کہ اوسنے حکم دیا اور وے موجود ہو گئے۔ اب
آیات مذکورہ بالا کے مضمون سے بخوبی آشکارا ہی کہ
خدا کا کلام ناتن کو پہونچا اور بولا۔ کیا خدا ناتن مین
مجسم ہوا اور یوحنا پر اوتر کر یوحنا مین اوتار لیا اور
صاف صاف نکہا ہے کہ وہ خدا کا کلام دلیری سے
سنانے لگی نہ کہ خدا ہو گئے اور یہ بھی لکھا ہے کہ خدا کا کلام
بڑہا اور پھیلا نہ کہ خدا بڑہ گیا اور پھیل گیا کیا خدا کی ذات
مین بڑہنا پھیلنا ہو سکتا ہی یہہ سراسر بہتان ہے
کہ جسکا ذمہ دار معترض ہی اور یہ بھی لکھا گیا کہ خدا کے
حکم سے تمام موجود ہو گئے پس وہ یعنے خدا کا حکم بھی
کلام ہے۔ آیا کیا خدا شب مین موجود ہو کر سب خدا
بنگئے ہرگز نہین ہو سکتا اب ہمنے ثابت کر دیا کہ خدا نہ
بڑہ سکتا ہی نہ بڑہنا پھیلنا مجسم ہونا اوسکی ذات
کی شایان ہی ایسے ویسے کلمات بے ادبانہ کہنے خدا
کی ذات کے نسبت بے ادبی ہے کیونکہ خدا کے حکم سے
جو کلام مین داخل ہے سب چیزین پیدا ہوئین۔
انما امرہ اذا اراد شیئا ان یقول لہ کن فیکون۔
یعنے ہی خدا کا حکم ہے کہ جب کسی چیز کے پیدا کرنے کو

...موجود ہو جانی ... جو مسیح کو قرآن میں لفظ
... (مقتبس از) ... اسکی وجہ اس لفظ سے
... عیسی کو بن باپ پیدا کیا ہے لفظ کلمہ سے
... موجود کیا اگرچہ مقام مخلوقات لوسی لفظ کن سے
... ہوئی ہے لیکن بوسیلہ ماں اور باپ کے ظہور میں
... اور عیسی بلا باپ ماں کے وسیلہ سے پیدا ہوا اگر
... واسطے عیسی کو خدا کا بیٹا کہتے ہوں تو خدا کی
... میں حوا کا پیدا ہونا مرد سے نہایت عجیبہ ہے
... کو خدا کی بیٹی کہنے چاہئے یہہ بالکل کفر ہی بلکہ
... چاہئے کہ خدا نے اپنی تمام مخلوقات کو چار طور سے
... پیدائش میں جلوہ افروز کیا ہی اول بغیر باپ اور
... کے صرف اپنی قدرت سے پیدا کیا ہے دوم
... عورت مرد کی وسیلہ سے جیسا حوا کو موجود کیا
... بغیر باپ بوسیلہ عورت کے جیسا عیسی علیہ السلام
... ماں اور باپ کی جانب سے عالم اجسام
... کیا ہی اگر آپ کلمہ کو جو خدا کے کلام سے ظہور
... ہی خدا کہتے ہو تو چاہئے کہ بینائی اور دانائی
... قدرت اور علم وغیرہ کو جو صفات باری بصیر و
... قدیر میں داخل ہیں خدا کہو اور یہ بھی کلمہ کی
... سب خدا میں ہونی چاہئے اور یہ سب الوہیت
... شامل ہوئی اور مسیح میں الوہیت ثبوت کرنا مستعرض
... سراسر بھول و ذہول ہی کیونکہ الوہیت کو ایسی

... نہیں ہے کہ وہ کسی جسم میں سما جاوے یا اس
... مسیح میں سما کر ہم کو بہت سی باتیں معلوم
... اور تمام لوگوں کے واسطے پیدا ہوا اور یہ
... جسمانی ہونا مرد میں ماننے والے بھی ہیں
... بہ نسبت تمام لوگوں کے کچھ ہیں خصوصیت نہیں
... اور مستعرض خلاف ہے کہ وہ انسان
... اور بعوادض کا مہرزد ہونا سراسر الوہیت کے
... کر اوسمیں الوہیت ہوتی تو مرتا کیوں
... کھانا کیوں کھاتا اور استعد گھبراہٹ
... اور اضطراب اوسمیں کیوں ہوتی ان سب چیزوں سے
... اور صاف ہی اور علاوہ اسکے مسیح جسم رکھتا تھا
... الوہیت جسم کے قید میں نہیں آسکتی آیا اوس کے
... میں الوہیت روح کے طرح تھی یا ایک نیا جسم
... الوہیت اوسمیں تھا اس تحریر سے میرا مطلب یہ ہے
... آدمی میں دو چیزیں ہیں اور اون دو چیزوں سے
... ہی یعنے روح اور جسم بھلا صاحب مسیح میں بھی
... دو جسم تھے یا دو تین چار۔ اب عام آدمیوں
... روزمرہ دیکھا جاتا ہے کہ بسبب تکلیف جسم کے
... کو صدمہ پہونچتا ہے اور بسبب تکلیف روح کے جسم
... پہونچتی ہے اور مسیح میں بجای روح کے الوہیت
... کیوں اسقدر گھبراہٹ تھی اور طرفہ تر یہہ ہے کہ
... کی الوہیت بھی عام لوگوں کی طرح جو مرتی ہیں وہ
... کے ساتھ بھاگنی پاکر مر گئی اور بعقیدہ مستعرض